یاغوث اعظم المدد کہنا کیسا؟



ریفرنس نمبر:Pin 5472 تاریخ:23.12.2017

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے یا نہیں؟ یہ شرک تو نہیں ہے؟ نیز یارسول اللہ مدد، یاعلی مدد، یاغوث اعظم مدد کہنا جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا اس وقت شرک ہے، جب ان کو ذاتی طور پر بغیر کسی کی عطا کے مدد کرنے والا مان کر مدد مانگی جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اگر ان سے یہ سمجھ کر مدد مانگی جائے اور انہیں پکارا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے دیتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے، تو یہ کچھ بھی نہیں دے سکتے، تو یہ شرک نہیں، بلکہ عین قرآن و حدیث کی منشا کے مطابق ہے اور مسلمان اسی اعتقاد کے ساتھ اللہ والوں سے استمداد کرتے ہیں۔ یہ حقیقت میں انہیں وسیلہ بنانا ہے، مدد کرنے والی ذات تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کی ہے، بلاواسطہ وہی مدد فرماتا ہے اوران وسائل جلیلہ کو قبول کرکے بھی وہی مدد فرماتا ہے۔

لہٰذا یارسول اللہ مدد، یاعلی مدد اور یاغوث پاک مدد وغیرہ کہنا شرعاً جائز ہے اور اسے شرک وبدعت کہنے والے جاہل ہیں یا گمراہ۔ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا قرآنی آیات، احادیث صحیحہ اور اقوال فقہاء و محدثین سے ثابت ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف؟ حواریوں نے کہا: ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں۔

(پارہ3، سورہ آل عمران، آیت نمبر52)

ارشاد پاک ہے: ﴿ اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ﴾

ترجمہ کنز الایمان: تمہارے دوست نہیں، مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔ (پارہ6، سورہ مائدۃ، آیت55)

مزید ایک جگہ ارشاد ہے: ﴿ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ، وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴾

ترجمہ کنز الایمان: تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

(پارہ28،سورۃالتحریم،آیت4)

امام نسائی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام بیہقی، امام طبرانی نے اپنی اپنی کتابوں میں یہ روایت ذکر کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے نماز پڑھ کر ایک دعا کرنے کی تعلیم فرمائی، جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنے اور آپ سے مدد طلب کرنے کی صراحت موجود ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں دعا کے یہ الفاظ ہیں: " أللھم انی أسئلک وأتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی قد توجھت بک الیٰ ربی فی حاجتی ھٰذہ لتقضی لی أللھم فشفعہ فی قال أبو اسحاق ھٰذا حدیث صحیح " ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الرحمۃ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ آپ یہ حاجت میرے لیے پوری فرمادیں۔ اے اللہ! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ ابو اسحاق نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(سنن ابن ماجہ، صفحہ99، مطبوعہ کراچی)

یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: " یہ دعا قیامت تک کے مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے۔ اس میں ندا بھی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدد بھی مانگی ہے۔"

(جاء الحق، حصہ1، صفحہ178، مکتبہ اسلامیہ، لاھور)

اسی طرح امام طبرانی سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: " اذا ضل أحدکم شیئا و أراد عونا و ھو بأرض لیس بھا أنیس فلیقل یا عباد اللہ أغیثونی یا عباد اللہ أغیثونی فان للہ عبادا لا نراھم " ترجمہ: جب تم میں سے کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے اور مدد مانگنا چاہے، تو یوں کہے: " اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو " کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں، جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔ (المعجم الکبیر، جلد17، ص117، مطبوعہ قاھرہ)

تفسیر نعیمی میں ہے: " انبیاء، اولیاء سے مدد لینا حقیقت میں ربّ ہی سے امداد ہے، کیونکہ اس کی امداد دو طرح کی ہے، بالواسطہ یا بلا واسطہ اللہ کے بندوں کی مدد ربّ کے فیضان کا واسطہ ہے، قرآن کریم نے غیر خدا سے امداد لینے کا خود

حکم فرمایا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ﴾ مسلمانو! مدد لو صبر و نماز سے۔ صبر و نماز بھی غیر خدا ہیں۔" (تفسیر نعیمی، جلد 1، صفحہ 65)

امام بخاری نے حضرت عبد الرحمٰن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ذکر کی ہے، وہ فرماتے ہیں: "خدرت رجل ابن عمر فقال له رجل: أذكر أحب الناس اليك فقال: يا محمد و فی رواية عند ابن السنی" یا محمداہ "ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا، تو ایک شخص نے آپ سے کہا کہ انہیں یاد کریں، جو لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کو محبوب ہیں، تو آپ نے کہا: " یا محمد "اور ابن السنی کے نزدیک ایک روایت میں" یا محمداہ" کے الفاظ ہیں۔ (الادب المفرد، ص 262، مطبوعہ لاھور)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بہجۃ الاسرار کے حوالے سے فرماتے ہیں: " حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: " من استغاث بی فی کربة کشفت عنه ومن نادٰی باسمی فی شدة فرجت عنه ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجة قضیت له" (ترجمہ:) جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے، وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے، وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ سے توسل کرے، وہ حاجت پوری ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد 29، ص 556، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت اللہ کے نیک بندوں کو مدد کے لیے پکارنا، جائز ہے اور اس کو شرک و بدعت کہنا درست نہیں۔

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

04 ربیع الثانی 1439ھ 23 دسمبر 2017ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری